امکان نظیر ﷺ و امکان کذب باری تعالی

کا مسئلہ

علامہ سید تقی حسن بلخی

السلام علیکم

منبع اشفاق مصدر الطاف جناب مولانا مد ظلہم

آنحضرت سے بڑھکر طالب حدیث مزاج اقدس ہے۔ آپکا ایک گرامی نامہ جناب حضرت الاستاذ مد ظلہم

کے نام آیا تھا جسکا مضمون اتفاقاً مجھے میری ہی بابت پڑھنے کی وجہ سے مجھ پر بھی منکشف ہوا۔

اسلئے میں نے آپ کے والا نامہ سے لیا۔ سمجھو تا کہ میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کروں تو کچھ مشغول

(کیونکہ والد صاحب مد ظلہ ہی مجھ سے بولی کرتے ہیں بالکل عدیم الفرصت ہیں) میں بھی عدیم الفرصتی کی وجہ سے

مختصر جواب تحریر کرتا ہوں اگر وقت میں وسعت ہوتی تو تفصیلاً جواب مع حوالہ کتب تحریر کرتا۔

جو مضمون مخدوم صاحب کے مکتوب میں واقع ہے اسکا جو میرا خیال ہے اس میں صحیح مطلب

ہو سکتا ہے سمجھتا ہوں۔ امید کہ جناب کے سامنے مطلب صحیح اظہر من الشمس بین من الامس

ہو جائیگا۔

حضرت مخدوم الکل علامہ الوقت کی عبارت سے امکان نظیر و امکان کذب باری تعالیٰ پر استدلال

کرنا ہرگز ہرگز درست نہیں ہے کیونکہ جس معنی کو مختلف فیہ میں اختلاف درمیان

علمائے دیوبند و دیگر علمائے اہلسنت کے ہے وہ ہرگز اس عبارت سے مفہوم نہیں ہوتا

نظیر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امکان و امتناع میں جو نزاع ہے وہ نظیر بمعنی مساوی

جمیع صفات حتیٰ کہ الوہیت وخاتمیت میں ہے اور ظاہر ہے کہ نظیر بایں معنی عبارت

حضرت مخدوم میں ہرگز مراد نہیں کیونکہ بموجب حدیث مشہور مخبر صادق علیہ السلام

انا اول من تنشق عنہ الارض اور آیت کریمہ خاتم النبیین والی سے ثابت ہے کہ
یہ اولیت و خاتمیت صفت مخصوص حضور سید عالم نفس الاقدس ہے -
اب اگر نظیر یعنی مذکور کا وجود فرض کیا جائے تو یا ان حضور کے ساتھ ہوگا یا قبل
یا بعد اور یہ تینوں شقوق باطل ہیں کیونکہ اگر معیت ہوگی تو ان دونوں
صفتوں یعنی اشتراک لازم آئیگا حالانکہ یہ ایسے اوصاف ہیں جن میں اشتراک ممکن نہیں
کما لا یخفی اور اگر قبل یا بعد ہوگا تو نظیر نہ ہوگا کیونکہ یہ صفت اس میں مفقود ہوگی
پس نظیر یعنی مذکور محال ہوا اور محال تحت قدرت داخل نہیں۔ اور آیت ان اللہ علی
کل شیء قدیر اشیاء ممکنات میں ہے۔ پس حضرت ممدوح کی اس عبارت میں کہ
"اگر خواہد در یک لحظہ صد ہزار چون محمد صلعم بیافریند" نظیر متنازع فیہ یقیناً مراد نہیں
کیونکہ وہ محال ہے - اور اس عبارت میں یہ توہین محمد کرنے کے معلوم ہوتا ہے - کیونکہ
یہاں پر لفظ چون کا استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی مثل کے ہیں اور عرف عام اور
میں مثل کی معنی میں مستعمل ہے۔ جبکہ اہل محاورہ پر مخفی نہیں -
بہرکیف اس عبارت میں عظمت جلال وکمال باری عز اسمہ کا بیان ہے کہ جو رب العلیٰ
اور درجات قربت حضور کو بالعموم عنایت ہوں اگر صد ہزار کو دیوے تو اس کے جلال میں
ذرہ برابر فرق نہ ہو۔ خواہ مخواہ اس عبارت کا مفہوم یہ لینا کہ انسان ثانی ۔ قاب قوسین جو
سے خارج ہے - یہ نظیر یا کہ ہر یکے را خاتم النبیین گرداند - کیونکہ ایسا کہنا بے معنی ہوگا
تعجب ہے کہ اس عبارت سے حضرات دیوبند کس طرح اپنا مطلب ثابت کرتے ہیں -

یہی دوسری عبارت جس سے معاذاللہ امکان کذب باری تعالیٰ پر استدلال کیا گیا ہے حالانکہ
اس مسئلہ سے اس عبارت کو کوئی علاقہ نہیں کیونکہ اس عبارت میں صفت قہاریت
و جباریت باری تعالیٰ کا اظہار مقصود ہے - جسکو قضیہ شرطیہ میں بیان کیا ہے -
حاصل یہ ہے کہ اگر شیاطین اخوت علی یونس و محمد [illegible] و عیسیٰ علیہم السلام و دیگر
[illegible] سیدنا الخ اور قضیہ شرطیہ کا مدار صدق پر [illegible] علاقہ بین المقدم والتالی ہے -
[illegible] اوسکے دونوں جز مقدم و تالی محال ہوں - جیسے ولو لا [illegible] اسیقدر جواب پر کفایت
کر سکتا ہے - مگر اکثر [illegible] تحقیق کیواسطے ذرا تفصیل کردیتا ہوں -
مسئلہ متنازعہ فیہا یہ ہے کہ کلام خبری غیر واقعی جسکو جھوٹ کہا جاتا ہے اوسکے القا پر
قدرت ہے یا نہیں - کیونکہ کذب کلام خبری کی صفت ہے اور [illegible] میں یہی معنی
[illegible] النزاع ہے - اہل دیوبند کی تحریرات و اقوال کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قدرت تو
ممکن ہے لیکن ممتنع بالغیر ہے اور اونکے مخالفین امتناع بالذات کہتے ہیں - کیونکہ
جھوٹ بولنا عیب ہے اور جمیع عیوب شان واجب الوجود کے لئے ممتنع و محال ہیں -
حضرت مخدوم علیہ الرحمہ یہ فرماتے ہیں کہ جن امور کا وعدہ وعید ہو چکا ہے اون امور کے خلاف پر
بھی باری تعالیٰ کو قدرت ہے اور ظاہر ہے اس سے کسیکو انکار نہیں مگر اس سے کذب کو کوئی
علاقہ نہیں ہاں اگر عبارت سے یہ مفہوم ہوتا کہ وعد و وعید کی جتنی خبریں ہیں
اونکے خلاف خبر دینے پر قادر ہے تو البتہ امکان کذب مقصود ہوتا - اور استدلال
درست ہوتا ولیس ہذا من ذلک فی شیء

نیز قابل غور یہ امر ہے کہ عند الجمہور خلف وعید جائز ہی نہیں بلکہ واقع ہوگا اور بہت سے
گنہگار جنکے حق میں وعید ہے روز قیامت مغفرت ہوگی اور معذب نہ ہونگے تو اگر خلف وعید سے
استدلال امکان کذب پر ہوتا تو جواز الکذب کی قطعیت لازم آئیگی جو کوئی بھی کہتا ہے
اور کوئی ادنیٰ مسلمان بھی اسکو جائز نہ کہیگا وہ صفت نقص ہے تعجب ہے کہ علمائے دیوبند
اسکو اپنے دعوی کی کس طرح ثابت کرنا چاہتے ہیں - غرض عبارات مذکورہ سے ہرگز
ہرگز امکان کذب نہیں نکلتا -

اور حضور نے جو یہ لکھا ہے کہ یہ مسئلہ تمام متقدمین ومتاخرین اور طبقہ صوفیہ کرام
میں مسلم الثبوت ہے میری سمجھ میں اسمیں حضور کو سخت دھوکا ہوا ہے اور اسکا سبب
مسئلہ خلف وعید میں گروہ اشاعرہ کا مسلم ہی ہونا ہے اسکے جانب بالکل
[illegible] - زیادہ والسلام

میرا بہت بہت سلام ونیاز جناب السامی پرنسپل صاحب و مولانا ظفر احمد صاحب
کو فرمادیجیے